50692 ـ حکم اور تعداد سے جاہل ہونے کی بنا پر بہت سے روزے چھوڑ دیے

سوال

بچھلے برسوں جب میں اپنے خاندان والوں کے ساتھ تھی مجھے معلوم نہیں میں نے کتنے روزے چھوڑے ہیں، کیونکہ ہم گاؤں میں رہتے تھے، اور کوئی بھی روزوں کے مسائل نہیں جانتا تھا، میں نے ان ایام کے روزے نہیں رکھے اور پھر ان ایام کی تعداد بھی معلوم نہیں، میں نے ان ایام کے بدلے کچھ رقم دے دی ہے، کچھ مدت بعد مجھے ایك بہن سے معلوم ہوا کہ مجھے ان ایام کی قضاء میں روزے رکھنا ہونگے، لیکن مجھے ان ایام کی تعداد کا علم نہیں لہذا مجھے کیا کرنا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص پر ضروری شرعی احکام کی تعلیم حاصل کرنا واجب ہے چاہے وہ نظریاتی مثلا عقیدہ اور اصول دین کے متعلقہ ہوں، یا پھر عملی ہوں مثلا طہارت و پاکیزگی اور نماز وغیرہ، اور اگر وہ صاحب مال ہے تو زکاۃ کے مسائل، اور اگر تاجر ہے تو اسے خرید وفروخت اور تجارت کے احکام معلوم کرنا چاہیں، اور اسی طرح جب رمضان المبارك کا مہینہ قریب آئے تو مکلف مسلمان کو روزوں کے مسائل کی تعلیم حاصل کرنی چاہییےن چاہے وہ روزے رکھنے سے عاجز بھی ہو؛ تا کہ اسے یہ علم ہو سکے کہ روزے کے بدلے میں اس پر کیا واجب ہوتا ہے.

اس لیے آپ اور آپ کے گھر والوں کو اس سلسلہ میں سوال اور طلب علم میں کوتاہی پر اللہ تعالی کے ہاں توبہ و استغفار کرنی چاہیے.

اور روزوں کے بدلے مال دینا جائز نہیں حتی کہ وہ لاعلاج مریض بھی جو روزے نہ رکھ سے وہ بھی مال نہیں دے سکتا، کیونکہ ان پر روزہ نہ رکھنے کی صورت میں ہر دن کے بدلے ایك مسکین کو کھانا دینا واجب ہے، اور چھوڑے ہوئے روزوں کے بدلے میں ـ کھانے کے بدلے ـ مال دینا کفائت نہیں کرے گا.

تو اس بنا پر ہمیں امید ہے کہ آپ نے جو مال ادا کیا ہے وہ صدقہ ہے اس کا اجر ان شاء اللہ آپ کو روز قیامت ملے گا.

اور جن ایام کے آپ نے روزے نہیں رکھے ان کی قضاء میں روزے رکھنے واجب ہیں، اور اس میں حساب لگا کر

يقينى عدد نكالنا ممكن ہے، ليكن اگر آپ ايسا نہ كر سكيں تو پھر ظن غالب كے مطابق حساب لگائيں، اگر ظن غالب يہ ہو كہ مثلا وہ تيس ايام ہيں تو آپ كے ذمہ ان تيس ايام كے روزے ركھنا واجب ہيں، اور ايسے ہى اگر كم يا زيادہ ہوں.

اور پھر اللہ تعالى كسى نفس كواس كى استطاعت سے زيادہ مكلف نہيں كرتا البقرة (286).

اور ان روزوں ميں يہ واجب نہيں كہ آپ تسلسل كے ساتھ روزے ركھيں بلكہ حسب استطاعت اور طاقت ايك ايك دو دو كر كے ركھے جاسكتے ہيں ليكن ان روزوں كى قضاء ميں جلد كريں تا كہ دوبارہ اس ميں تاخير نہ ہو.

اور آپ پہلے رمضان كى قضاء كے روزے پہلے ركھيں، تا كہ اس كے رزوں سے قبل دوسرا رمضان شروع نہ ہو.

بعض اہل علم نے بيان كيا ہے كہ روزوں ميں تاخير كرنے كى بنا پر آپ پر ہر ايك روزے كے ساتھ ايك مسكين كو كھانا بھى دينا ہو گا، ليكن راجح يہى ہے كہ صرف روزے ركھنا واجب ہيں، اور خاص كر اگر آپ فقير ہيں، ليكن اگر روزوں كے ساتھ كھانا بھى ديں تو يہ بہتر ہے.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (39742) اور (26212) اور (40695) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

يہ تو اس وقت ہے جب آپ نے روزے كسى شرعى عذر مثلا حيض وغيرہ كى بنا پر نہ ركھيں ہوں، ليكن اگر آپ نے روزے بغير كسى عذر كے چھوڑے ہوں تو آپ پر قضاء نہيں بلكہ آپ اس سے توبہ و استغفار اور اعمال صالحہ كثرت سے كريں، اور ان ايام كے عوض نفلى روزے ركھيں.

اس مسئلہ كو ہم نے سوال نمبر (50067) كے جواب ميں بيان كيا ہے اور اہل كے فتوى جات بھى ذكر كيے ہيں، لہذا آپ اس جواب كا مطالعہ كريں.

واللہ اعلم .